منزل اہل حرم

علیم ناصری

۱ نہ جانے کیسے یہ روز و شب، کیسی گردشِ صبح و شام ہے یہ
جہاں کھڑا ہوں نہ جانے منزل ہے کون سی، کیا مقام ہے یہ

۲ نہ کوئی ہمرنگی خرد ہے، نہ کچھ ہم آہنگی جنوں ہے
نہ راہ و منزل ہے کوئی ملت کی، ناقہِ بے زمام ہے یہ

۵ انا پرستوں کے شوق پر ہے بنائے آئینِ دین و دولت
خبر نہیں کچھ زمین ملکِ خدا، کہ ملکِ عوام ہے یہ

۶ قدم قدم پر ہیں زد میں غارت گروں کی، جان اور مال و ایمان
حفاظتِ عزتِ بشر کیا، بس ایک سودائے خام ہے یہ

۷ علیم اہل حرم سے کہہ دو مئے فرنگی سے بچ کے رہیئے
کہ ارمغان حرام ہے اور زہر آلودہ جام ہے یہ

پچھلے شمارے میں بعض غلطیوں پر معذرت کے ساتھ (ادارہ)

نذرانہ اشک

راشد صدیقی

ہم سے ہوئی جدائی شیخ الحدیث ندوی
ٹوٹا پہاڑ ہم پہ اندوہِ شیخ ندوی

کیسی بہار تھی ان کی دلآویز شخصیت
مجلس تھی زعفرانی گلزارِ شیخ ندوی

دار علوم اداس ہے ہر سو ہے ہُو کا عالم
کھائی زمین نے اب تو اسمانِ شیخ ندوی

آہیں اور سسکیاں ہیں ہر اک پہ سوگ طاری
جب سے ہوئے ہیں محروم فیضانِ شیخ ندوی

بیسویں صدی کے بالکل آخر کے شب میں راشد
کھویا ہے تو نے ہمدم افتاب شیخ ندوی